سوال

قسم کا کفارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ا ۔ اگرایک شخص اللہ کی جھوٹی قسم کھاتا ہے اور پھر اپنے اس عمل پہ نادم ہوکر توبہ واستغفار بھی کرتا ہے اور اپنی جھوٹی قسم کا کفارہ بھی دینا چاہتا ہے تواس کےلئے وہ قرآن حکیم کے حکم کے مطابق ۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہتا ہے مگروہ ایک ایسی کمیونٹی میں رہ رہا ہے جہاں اسے عام طور پہ مسکین لوگ نہیں ملتے یا وہ خود سرکاری ملازم ہونے کی وجہ سے سرکاری جگہ پہ مسکین لوگوں کو بلاکے ان کے کھانے کا بندوبست نہیں کرسکتا تواس کےلئے کیا وہ کسی ویلفئیر ٹرسٹ (سیلانی ویلفئیر ٹرسٹ) وغیرہ کو نقد رقم دے سکتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے مسکینوں کو کھانا کھلادے ؟ کیا اس طرح اس کا کفارہ ہوجائے گا یا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا ہوگا ؟ ۲ ۔ کیا اگروہ شخص روزانہ ایک ، دو یا تین مسکینوں کو کسی بھی ہوٹل پر کھانا کھلادے اوراس طرح وہ شریعت کی مقرر کردہ تعداد یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلادے تو یہ شریعت اسلامیہ میں جائز ہے یا نہیں ؟ شریعت اسلامیہ میں ان مسائل کے حل کےلئے کیا رہنمائی ملتی ہے ، مہربانی فرماکر قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ ان مسائل کی وضاحت فرمائیں ۔ جزاک اللہ خیرا کثیرا ۔

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی سابقہ معاملے پر جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے ، کیونکہ اس میں انسان جان بوجھ کر جھوٹ بول رہا ہوتا ہے ، اور کسی کا ناحق مال ہتھیا رہا ہوتا ہے ، ایسی جھوٹی قسم کھانے پر کوئی کفارہ نہیں ہے ، بلکہ توبہ کرنا ، کثرت سے استغفار کرنا ، اوراگر کسی کا حق مارا ہے تو اسے واپس کرنا لازم اور ضروری ہے ، شاید اللہ اس کے اس گناہ کہ معاف فرما دے ۔ ایسی جھوٹی کے بارے ارشاد باری تعالی ہے : اِن الذین یشترون بعھد اللہ وأیمانھم ثمنا قلیلا أولئک لاخلاق لھم فی الآخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر إلیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب ألیم . سورۃ آل عمران : 77 . بے شک وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت خریدتے ہیں ، ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے ، قیامت والے دن اللہ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا ، اور نہ ہی ان کو پاکیزہ کرے گا ، اوران کےلئے دردناک عذاب ہے ۔ نبی کریم ﷺ نے کبائر بیان کرتے ہوئے فرمایا : « الکبائر الإشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس » رواہ البخاري . کبیرہ گناہ یہ ہیں : اللہ کے ساتھ شرک کرنا ، والدین کی نافرمانی کرنا ، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہاں البتہ اگر کسی مستقبل کے امر پر قسم کھائی کہ میں یہ کام نہیں کرونگا ، پھر کسی ضرورت کے تحت وہ کام کرلے تو اس صورت میں قسم توڑنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے ، جس کی تفصیل درج ذیل ہے ۔ قسم کے کفارہ میں فقط ۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہی نہیں ہے ، بلکہ اس میں تین چیزیں اور بھی شامل ہیں ، آپ ان میں سے جو میسر ہو وہ ادا کرسکتے ہیں ۔ ارشاد باری تعالی ہے : لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ (المائدۃ، 5 : 89) ''اللہ تمہاری بے مقصد (اور غیر سنجیدہ) قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرماتا لیکن تمہاری ان (سنجیدہ) قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم (ارادی طور پر) مضبوط کرلو ، (اگر تم ایسی قسم کو توڑ ڈالو) تو اس کا کفّارہ دس مسکینوں کو اوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا (اسی طرح) ان (مسکینوں) کو کپڑے دینا ہے یا ایک گردن (یعنی غلام یا باندی کو) آزاد کرنا ہے ، پھر جسے (یہ سب کچھ) میسر نہ ہو تو تین دن روزہ رکھنا ہے ۔ یہ تمہاری قَسموں کا کفّارہ ہے جب تم کھا لو (اور پھر توڑ بیٹھو) ، اور اپنی قَسموں کی حفاظت کیا کرو'' اوراگر آپ ۱۰ مسکینوں کو کھانا ہی کھلانا چاہتے ہیں اور ایسی جگہ قیام پذیر ہیں جہاں کوئی مسکین نہیں تو پھر کسی قابل اعتماد شخص یا پھر کسی قابل اعتماد خیراتی تنظیم (جیسے آپ نے ایک ٹرسٹ کا نام لیا ہے) کو بطور وکیل بنا کر کفارہ اور صدقہ کی رقم دوسرے ملک بھیجنے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ رقم مستحقین تک پہنچ سکے ۔ فقیر اور مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس ضروریات کی کمی ہو اور اس کے پاس یہ چیزیں نہ پائیں جائیں ۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث